



Journal of Academic Research for Humanities (JARH) Vol. 2, No. 2 (Apr-Jun 2022)

مالی معاملات میں خطرات کا انتظام: اختیار شرط اور اختیار الطلب کا تقابلی مطالعہ

Risk Management in Financial Transactions: A Comparative Study of *Khiyar-e-Shart* and Call Option

Published online: 31-7-2022

Imran Ullah,
PhD Scholar,
Allama Iqbal Open University,
Islamabad
Imrankhattak13@gmail.com

Prof. Dr. Shah Mohyuddin Hashmi,
Dean faculty of Arabic & Islamic studies,
Allama Iqbal Open University,
Islamabad
Mohyuddin.h@gmail.com

CORRESPONDING AUTHOR

Imran Ullah,
PhD Scholar,
Allama Iqbal Open University, Islamabad
Imrankhattak13@gmail.com

ABSTRACT

Sharia has five major objectives and the protection of wealth is one of these. So, a person who is not an expert in financial transactions has the risk of being deceived by someone while buying and selling anything. For protecting non-expert people or choosing a good decision, Islam gives the concept of Option (Khiyar) which means to choose or select the retaining or rejecting of a transaction. Conversely, in the current financial market, similar options are available to protect buyers and sellers from any financial risk in buying or selling a specific thing. Both the Options i.e., Sharia and conventional ones have many kinds, but in this paper, only Khiyar-e-Shart from Sharia options and Call option from conventional options are comparatively discussed. In this comparison, the researcher opted for descriptive and analytical methods by which the lexical and technical meanings of both options along with their conditions and other formalities are elaborated. Finally, it is proved that the Call option is unlawful in Sharia and it can be placed by Bay-e-Urboon.

Keywords: Risk management, Derivatives, Khiyar-e-shirt, Call option, financial transaction.

تعارف

جہاں اقتصادی معاملات کے اور اصول و ضوابط ہیں وہاں یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ مالی معاملات عاقدین کے باہمی رضامندی سے ایجاب و قبول کر لینے سے لازم ہو جاتے ہیں جس میں بسا اوقات کسی ایک پارٹی کو دھوکے اور بے خبری میں نقصان کا بھی خدشہ رہتا

ہے، اسی نقصان سے بچنے کیلئے جہاں شریعت اسلامیہ نے مختلف معاملات میں اختیار کا تصور دیا ہے وہاں مروجہ مالیاتی نظام میں بھی آپشن یعنی اختیار کے نام سے مالی خطرات سے بچاؤ کا طریقہ موجود ہے۔
اختیار شرط:

کیلئے کوئی حد مقرر نہیں، یہ مدت مطلقاً بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی ہو سکتی ہے۔

وہ عقود جن میں اختیار شرط درست ہوتا ہے

وہ عقود جن میں اختیار کی شرط لگائی جاسکتی ہے ان کی تعیین کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف ہے، (عابدین، ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں کہ حنفیہ کا مذہب اس حوالے سے زیادہ وسیع ہے کیونکہ کہ اس میں عقود کی زیادہ تر انواع میں اختیار شرط جائز ہے اسی طرح ان کے ہاں وہ عقود لازمہ بھی اس میں شامل ہیں جن میں لزوم محض ایک جانب سے ہو، جیسے کہ رہن۔ (عرفیہ، الدسوقی، ۱۲۳۰ھ) اور (یوسف، المواق، ۸۹۷ھ) دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا بیع صرف میں اختیار شرط کے عدم ثبوت پر اتفاق ہے، عقد مسلم میں جمہور کے ہاں اختیار شرط ثابت نہیں جب کہ مالکیہ کے ہاں قلیل مدت کی صورت میں بیع مسلم میں بھی یہ اختیار ثابت ہے۔ جبکہ (عمر، الجبیری، ۱۲۲۱ھ) اور (یونس، البصوتی، ۱۰۵۱ھ) دونوں فرماتے ہیں کہ مالکیہ کے ہاں بیع اختیار میں ثمن کے نقد ہونے کی شرط جائز نہیں جب کہ جمہور کے ہاں ضروری ہے۔

اختیار شرط کی انتہاء یا خاتمے کے اسباب

اختیار شرط جن اسباب کی بناء پر اپنی انتہاء کو پہنچ جاتا ہے، (محمد، ۱۲۳۲ھ) نے اس کے یہ پانچ اسباب بتائے ہیں جن کی بنا پر اختیار شرط انتہا کو پہنچتا ہے، پہلی چیز اختیار شرط کا خیار والے فریق کی موت کی وجہ سے خاتمہ ہو جاتا ہے، خیار شرط عقد کو فسخ کرنے کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے، خیار شرط عقد کو جائز قرار دے کر ختم ہو سکتا ہے، خیار شرط کی مدت ختم ہو جانے سے بھی یہ اختیار اپنی انتہا کو پہنچتا ہے اسی طرح خیار شرط صاحب خیار کی جنون یا بے ہوشی سے بھی ختم ہوتا ہے۔

اختیار طلب (call option) کا تعارف

یہ مالیاتی اختیار مشتقات / ڈیر او بیٹوز کی قسم ہیں اور ڈیر او بیٹوز کا اپنا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعے کسی چیز کو مستقبل میں اس کی موجودہ قیمت پر بیچنا یا خریدنا، مطلب اس کے ذریعے اس خطرے کو ٹالنا ہوتا ہے جو کسی چیز کی دستیابی یا اس کی موجودہ قیمت میں کمی اور زیادتی کو لاحق ہو۔ چنانچہ (Don, 2002) نے کہا ہے کہ یہ از خود ایک

شریعت میں خیار خرید و فروخت کے معاملے کو فسخ قرار دینے یا اسے برقرار رکھنے میں سے بہتر صورت منتخب کرنے کو کہتے ہیں۔ خیار شرط شرعی اختیار کی ایک اہم قسم ہے (عابدین، ۱۲۵۲ھ) فرماتے ہیں: خیار شرط مرکب اضافی ہے جو فقہاء کے ہاں اس حق کو کہا جاتا ہے جو عاقدین میں سے کسی ایک کو عقد کے برقرار رکھنے یا فسخ کرنے کیلئے حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ (عبداللہ، ۱۱۰۱ھ) فرماتے ہیں کہ خیار شرط وہ بیع ہے جس کے ابتدائے عقد ہی میں اس کی لزوم کو روک دیا گیا ہو۔ ان تعریفات سے معلوم ہوا کہ خیار شرط ایک ارادی خیار ہے جس کا تعلق عاقد کے اپنے ارادے سے ہے، یعنی یہ عاقد کی اپنی منشاء کے بغیر از خود ثابت نہیں ہوتا۔ جس نے خیار کی شرط لگائی ہو اس کے لئے اسی مدت کے دوران وہ عقد غیر لازم ہوتا ہے اور اس خیار کی مشروعیت کا مقصد کسی چیز کے خریدنے یا بیچنے میں سوچ و بچار اور اس عقد کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے میں تفکر کرنے کا موقع دینا ہے اور یہ بات عاقد کے ارادے اور منشاء سے متعلق ہے۔

اختیار شرط کی مدت

(مفلح، ۷۶۳ھ) نے کہا ہے کہ اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ خیار شرط کی مدت کا معلوم ہونا ضروری ہے البتہ اس کی مدت کے بارے میں (علی، اب، ۷۴۳ھ) اور (شرف، ۶۷۶ھ) دونوں فرماتے ہیں کہ علمائے احناف میں سے امام ابوحنیفہ کے ہاں اس کی مدت تین دن جبکہ صاحبین کے اس کی مدت دو ماہ ہیں اور (الحجج، ۲۶۱ھ) کے مطابق امام شافعیؒ بھی دو ماہ کے قائل ہیں، (یوسف، المواق، ۸۹۷ھ) کہتے ہیں کہ مالکی علمائے ہاں خیار شرط کی مدت کے بارے میں یہ تفصیل ہے کہ خیار شرط اشیاء کی نوعیت مختلف ہونے سے مختلف ہوتا ہے یعنی اس میں اس میں تین دن کی قید نہیں، جیسے کہ یہ گھر کیلئے ایک ماہ، غلام میں پانچ سے سات دن تک، جانور یا سواری میں ایک دن ہے، نیز سواری اور جانور کو چیک کرنے کی غرض سے ایک میل تک لیجانے کی بھی اجازت ہے، کپڑوں میں دو سے تین دن کا دورانیہ ہے۔ اب اگر ضرورت سے زیادہ مقدار میں مدت کی شرط خیار میں لگائی گئی تو اس صورت میں عقد فاسد ہوگا (مفلح، ۷۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ امام احمد ابن حنبلؒ اور ان کے متبعین کے ہاں خیار شرط کی مدت

دستاویز ہوتا ہے جو بذات خود کوئی اثاثہ نہیں ہوتا لیکن کسی اور چیز سے اس طور پر منسلک ہوتا ہے کہ اس کا فائدہ اس کے ساتھ جڑ جاتا ہے پھر اس کی خود اپنی مالیت بن جاتی ہے جو اس کا اپنا نفع ہے۔ مثلاً کسی آدمی کے پاس ایک کمپنی کے شیئرز ہوں اور وہ انہیں مستقبل میں بیچنا چاہتا ہے مگر اس کو اس بات کا خطرہ ہو کہ کہیں ان کی قیمت کم نہ ہو جائے تب وہ جا کر اپنے ان شیئرز کو ڈیر او پیوٹ کے ساتھ جوڑ لیتا ہے اس طور پر کہ یہ ڈیر او پیوٹ اس شیئرز ہولڈر کیلئے اس بات کی یقین دہانی کرتے ہیں کہ مستقبل میں بھی مقررہ تاریخ پر یا اس سے پہلے تک وہ ان شیئرز کو اسی قیمت پر بیچ سکتا ہے یعنی اب اس صاحب حصص کو کسی قسم کا خطرہ نہیں رہتا، اسی اطمینان کی وہ ان ڈیر او پیوٹز جاری کرنے والے کو متعین قیمت ادا کرتا ہے جس کے بدلے وہ اس بات کا ذمہ دار ہوتا ہے کہ اگر کہیں مستقبل میں اس متعینہ تاریخ تک ان شیئرز کی قیمت میں کمی واقع ہوگی تو وہ کمی ڈیر او پیوٹز جاری کرنے والا پوری کریگا۔

Options

(Darskuvieni, 2012) نے کہا ہے کہ یہ کسی چیز کو مستقبل کی کسی تاریخ پر یا اسی تک کسی خاص قیمت پر خریدنے یا بیچنے کے اختیار کا نام ہے، اس میں خریدنے والا مستقبل میں اسی چیز کی قیمت زیادہ ہونے کی رسک سے محفوظ ہو جاتا ہے جب کہ کسی چیز کو مستقبل میں بیچنے والا اسی چیز کی قیمت کم ہونے کے خطرے سے مطمئن ہو جاتا ہے کیونکہ اگر قیمت کم یا زیادہ ہو جائے تو اسی کمی اور زیادتی کا ذمہ دار آپشن جاری کرنے والا ہوتا ہے۔ بنیادی یعنی ذاتی طور پر آپشن کی دو بڑی قسمیں ہیں جن کو آنے والی سطور میں تفصیل کیسا تھ ذکر کیا جا رہا ہے

خيار طلب (Call option):

کال انگریزی کا لفظ ہے جس کا اپنا معنی پکارنا اور طلب کرنا ہے، جب کہ آپشن کا مفہوم پہلے واضح کیا جا چکا ہے، دونوں الفاظ کا مجموعی لحاظ سے جو مفہوم ہے وہی اس کا اصطلاحی معنی ہے اس کے بارے میں (Guy, 2015) کہتے ہیں:

"It is an option to buy assets at an agreed price on or before a particular date."

"یہ ایک خاص تاریخ کو یا اس سے پہلے، اثاثوں کے پہلے سے مقررہ قیمت پر خریدنے کا نام ہے۔" اس تعریف سے کئی باتیں سامنے آئیں، پہلی بات یہ کہ آپشن بذات خود کوئی اثاثہ نہیں، بلکہ ایک واقعی اور حقیقی اثاثے کے ساتھ جڑی اور متصل ایک حق کا نام ہے، جو ویلیو کے اعتبار سے ایک غیر حسی اثاثہ بن گیا ہے کیونکہ اس کی بازاری قیمت لگائی جاتی ہے اور اس کے بدلے رسک ٹرانسفر اور بیمہ ہوتا ہے، یعنی اس کو خریدنے والا اپنا رسک ٹرانسفر کرتا ہے جب کہ اس کو بیچنے والا رسک برداشت کرتا ہے جس کے بدلے وہ آپشن کی مدت میں لاحق خطرے کو برداشت کرنے کی قیمت وصول کرتا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آپشن کا خریدنے والا آپشن ہولڈر کہلاتا ہے جو آپشن کی مدت میں متعلقہ اثاثے کو پہلے سے طے شدہ قیمت پر خریدنے کا حقدار ہوتا ہے، یعنی وہ اگر اسی اثاثے کو خریدنا چاہے تو وہ اثاثہ اس کو پہلے سے متعین قیمت پر فراہم کرنا آپشن بیچنے والے یعنی رائیٹر کی ذمہ داری ہوتی ہے البتہ اگر یہ ہولڈر کسی بھی وجہ سے آپشن کی مدت ختم ہونے تک اسی اثاثے کو نہ خریدنا چاہے تو اس کیلئے یہ بھی درست ہے کیونکہ وہ خریدنے کا پابند نہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آپشن ہولڈر اس عقد کی وجہ سے پہلے سے طے شدہ قیمت پر خریدنے کا حقدار ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر متعلقہ اثاثے کی قیمت اسی دوران بڑھ گئی ہو تو اس پر اضافی قیمت ادا کرنے کا بوجھ نہیں پڑتا بلکہ وہ آپشن جاری کرنے والا یعنی آپشن رائیٹر ہی ادا کریگا۔

ایک اور اہم نقطہ یہ ہے کہ اس عقد میں ایکسپائر ڈیٹ یا مقررہ تاریخ یہ بھی قابل لحاظ امر ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ جس تاریخ تک اس آپشن کنٹریکٹ میں عقد ہوا ہے، اگر متعلقہ اثاثے کی قیمت اس وقت تک زیادہ نہ ہوئی تھی اس کے بعد بڑھ گئی، تو اس اضافی قیمت کی ذمہ داری بوجھ اب آپشن جاری کرنے والے پر نہیں آئے گا کیونکہ عقد ہی مقررہ تاریخ تک مکمل ہو گیا ہے۔ ایکسپائر ڈیٹ تک عمل درآمد کے حوالے سے ایک اہم بات یہ ہے کہ مقررہ تاریخ تک آپشن ہولڈر کسی بھی وقت اپنے آپشن کو عمل میں لاسکتا ہے یا نہیں؟ (Don, 2002) کہتے ہیں کہ اس بارے میں دو آراء پائی جاتی

ہیں، ایک کو یور بیٹین کہا جاتا ہے اور دوسری رائے والوں کو آمیر کیکن

کہا جاتا ہے، جس کی نسبت سے یہ آپشن بھی یورپیئن اور آمیریکن کہلاتے ہیں۔

یورپیئن آپشن کا مطلب یہ ہے کہ آپشن ہولڈر کو محض ایکسپائر ڈیٹ ہی پر اپنے آپشن پر عمل درآمد کی اجازت ہے، اس سے پہلے اگر وہ ایکسپائر کرنا بھی چاہے تو بھی کر سکتا کیونکہ یہ اس کا اس دوران مجاز نہیں۔ جب کہ اس کے مقابلے میں آمیریکن آپشن کا مطلب یہ ہے کہ آپشن ہولڈر ایکسپائر ڈیٹ تک کسی بھی وقت اپنے آپشن کو ایکسپائر کر سکتا ہے یعنی ان کے مطابق ہولڈر کو مقررہ تاریخ پر عمل درآمد کی اجازت کے ساتھ اس سے پہلے بھی اجازت حاصل ہے یعنی وہ اسی عقد کے دوران کسی بھی وقت اپنے اختیار کو عمل میں لاسکتا ہے۔

اختیار طلب کی قیمت کا تعین

آپشن کی بذات خود اپنی ایک مالیت اور قیمت ہوتی ہے جو کہ متعلقہ اثاثے کی قیمت سے بالکل ایک الگ چیز ہے اور اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

ذاتی قدر (intrinsic value):

یہ کال آپشن کی وہ قیمت ہوتی ہے جو آپشن کنٹریکٹ کی صورت میں متعلقہ اثاثے کی قیمت مقررہ مدت کے دوران بڑھ جانے سے بن جاتی ہے یعنی جب "ان دی منی" کی صورت ہوتی ہے تب متعلقہ اثاثے کی قیمت سے جو رقم سرپلس ہو جائے وہ آپشن کی ذاتی مالیت بن جاتی ہے۔

زمانی قدر (Time value):

یہ آپشن کی ذاتی اور اصلی مالیت کی علاوہ اس کی زمانی قدر کو کہا جاتا ہے جو "آؤٹ آف دی منی یا ایٹ دی منی" کی صورت میں کی صورت میں آپشن کی اپنی ذاتی کوئی قدر باقی نہیں رہتی بلکہ اس وقت اس کی زمانی قدر موجود ہوتی ہے جو اثاثے کی آپشن کنٹریکٹ کی بقیہ مدت کے دوران قیمت میں کمی یا زیادتی کی امید پر موجود رہتی ہے۔

(Guy, 2015) کہتے ہیں کہ جب متعلقہ اثاثے کی قیمت

ایکسپائر ڈیٹ کو پہلے سے طے شدہ قیمت سے زیادہ ہو جائے تو اس وقت آپشن ہولڈر کے حق میں یہ کال آپشن "ان دی منی" ہوتا ہے کیونکہ ایکسپائر کرنے کی صورت میں اس پر آنے والا خرچہ متعلقہ اثاثے کی قیمت سے کم ہے کیونکہ آپشن کی وجہ اس کے حق میں اسی اثاثے کی قیمت پہلے سے متعین ہے جو کہ ابھی موجودہ قیمت سے کم

ہے لہذا یہ کال آپشن کے حق میں "ان دی منی" ہو گیا۔ ایکسپائر ڈیٹ کو جب متعلقہ اثاثے کی قیمت پہلے سے طے شدہ قیمت سے کم ہو گئی ہو تو اس صورت میں یہ کال آپشن اپنے ہولڈر کے حق میں "آؤٹ آف دی منی" ہوتا ہے کیونکہ اپنے اس آپشن کو ایکسپائر کرنے کی صورت میں متعلقہ اثاثے کی قیمت سے زیادہ خرچہ اس کے ذمے لازم آتا ہے اسلئے یہ اس کے حق میں "آؤٹ آف دی منی" ہو گیا ہے۔ لیکن جب ایکسپائر ڈیٹ کو متعلقہ اثاثے کی قیمت پہلے سے طے شدہ قیمت کے برابر ہو جائے تو اس صورت میں یہ کال آپشن اپنے ہولڈر کے حق میں "ایٹ دی منی" ہو جاتا ہے اس لئے کہ اب اس آپشن پر عمل درآمد کی صورت میں اس کو پہلے سے طے شدہ قیمت ہی ادا کرنی پڑی ہے۔

ذاتی اور زمانی قدر کا ضابطہ یہ ہے:

$$1\text{-Call intrinsic value}=\text{stock price} - \text{strike price:}$$

$$2\text{-Call time value}=\text{premium value}- \text{intrinsic value}$$

3: کم از کم انٹرنیٹیک ویلیو زیرو ہے۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کال آپشن کی کہیں پر انٹرنیٹیک ویلیو ہوتی ہے اور کہیں پر نہیں ہوتی اور یہی انٹرنیٹیک ویلیو آپشن ہولڈر کے حق میں ثابت ہوتی ہے یعنی اس کا اعتبار آپشن خریدنے والے کے حق میں کیا جاتا ہے۔

Margin account & Call option

(Roy, 2016) نے کہا ہے کہ مارجن یہ نقد اور سیکیورٹی کی ایک خاص مالیت اور اکاؤنٹ کا نام ہے جس کا بروکر کے رسک کیلئے سرمایہ کار کے پاس موجود ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے اور مارجن اکاؤنٹ یہ ایک مرتب نظام ہے جو فریقین کے مابین کاروباری معاملے کی مساوات کی کفایت کا ضامن ہوتا ہے۔ یونائیٹڈ سٹیٹ میں جب سٹیرز کی خریداری ہوتی ہے تو انوسٹر کو 50 فیصد تک بروکر سے قرض کی اجازت ہوتی ہے جس خریداری کا مارجن یا بائینگ مارجن کہا جاتا ہے، جب کال یا پٹ آپشن کی خریداری کا موقع ہو اور اس کی مقررہ مدت 9 ماہ سے کم ہو تو اس وقت انوسٹر اس بات کے پابند سمجھے جاتے ہیں کہ وہ آپشن کی قیمت جس کو پریمیم کہا جاتا ہے پورا کا پورا ادا کر دیں، البتہ اگر آپشن کی کنٹریکٹ کی مدت 9 ماہ سے زیادہ ہو تو اس وقت انوسٹر کو 25 فیصد تک قرض کی اجازت ہوتی ہے۔ جو لوگ

ہے، نیز اسی سی یعنی آپشن کلسرنگ کارپوریشن کی طرف سے ابھی تک کسی بڑے سکینڈل یا ڈیفالٹ بننے کا انکشاف نہیں ہوا، اس لئے اس مارکیٹ میں سرمایہ کار حضرات بڑی خود اعتمادی کے ساتھ اپنا سرمایہ لگانے میں کسی بھی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ سیکوریٹی اینڈ ایکسچینج کمیشن کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ فیڈرل لیول پر سٹاک، سٹاک اینڈ ایکسچینج، کرنسز اور بانڈز سے متعلقہ آپشنز کو ریگولیٹ کرتا ہے، جب کموڈٹی فیوچر ٹریڈنگ کمیشن آپشن آن فیوچر کو ریگولیٹ کرتا ہے۔

مواد کا تجزیہ: اختیار طلب (call option) کا اختیار شرط سے موازنہ
 اختیار شرط اور مالیاتی اختیارات میں سے اختیار طلب کا موازنہ پیش کیا جا رہا ہے، ماقبل کی ضروری تفصیلات سے جو باتیں سامنے آئی ہیں ان میں اختیار شرط کے حوالے سے سب سے پہلی بات یہ کہ اختیار عقد کے لزوم سے مانع ہے، صحیح روایت کے مطابق ملکیت کے منتقل ہونے سے مانع ہے، یعنی مشتری مبیع کا مالک بن جاتا ہے اور بائع ثمن کا مالک بن جاتا ہے۔ اس ضابطے کے مطابق مدت اختیار کے دوران مبیع کا اضافہ چاہے متصل ہو یا منفصل ہو وہ مشتری کی ملکیت ہوگی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اختیار شرط کا تعلق عاقدین کے مشروط کرنے سے ہے یعنی مشروط کیے بغیر یہ ثابت نہیں ہوتا۔ تیسری چیز یہ ہے کہ جن بیوع میں مجلس عقد میں قبضہ شرط ہے ان میں اختیار شرط صحیح نہیں ہے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اختیار شرط کی مدت کے دوران عوضین کا حوالہ کرنے سے عقد واجب نہیں ہوتا البتہ چیک کرنے اور پرکھنے کیلئے حوالہ کرنا صحیح ہے اور یہ کہ مشتری کو اکیلے اختیار شرط ثابت ہونے کی صورت میں اس کے مبیع میں تصرفات اختیار کو ساقط کر دیتی ہے اور عقد کو لازم کر دیتی ہے۔

یہ بھی واضح ہوا کہ بائع کو اکیلے اختیار شرط کی صورت میں اس کا مبیع میں تصرف عقد کو فسخ کر دیتا ہے جب کہ اکیلے مشتری کو اختیار شرط کی صورت میں اس کا ثمن میں تصرف کرنے سے عقد فسخ ہو جاتا ہے، اسی طرح بائع کو اکیلے اختیار شرط کی صورت میں اس کا ثمن میں تصرف کرنے سے عقد لازم ہو جاتا ہے اور اختیار ختم ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی اختیار شرط کی مدت محض گزرنے سے بھی عقد لازم ہو جاتا ہے۔ ایک بات بات یہ بھی ہے کہ اختیار شرط تصریح کرنے اور دلالت

آپشنز رائیٹز یعنی بیچنے والے ہوتے ہیں ان کو مارجن اکاؤنٹ رکھنا ضروری ہوتا ہے اسلئے کہ بروکر اور ایکسچینج دونوں یہ چاہتے ہیں کہ آپشن پر عمل درآمد کے وقت انوسٹر کا نقصان نہ ہو جائے۔

آپشن کنٹریکٹ کی تنسیخ / انتہاء کے طریقے

آپشن کنٹریکٹ کی تنسیخ اور ختم کرنے کے تین ممکنہ طریقے ہیں (Guy, 2015) کہتے ہیں کہ اگر مقررہ تاریخ تک یعنی آپشن کی مدت ختم ہونے تک آپشن ہولڈر اس پر عمل درآمد نہ کرے بلکہ اس کی متعینہ تاریخ گزرنے تک اس کو رہنے دے، تو اس طرح آپشن کا معاملہ مبیہ طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ آپشن کو ختم کرنے کا دوسرا ممکنہ طریقہ یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کیا جائے، یعنی آپشن ہولڈر نے جس مقصد کیلئے آپشن کو خرید اہو وہ کام عمل میں لائے، البتہ اس میں یہ تفصیل قطعاً نہیں بھولنا چاہئے کہ اگر یورپین آپشن ہو تو تنسیخ کی تاریخ ہی پر وہ عمل درآمد کے قابل ہوگا اور اگر امریکن آپشن ہو تو وہ مقررہ تاریخ تک کسی بھی وقت ایکس سائز کیا جاسکتا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ آپشن ہولڈر اپنے حق کو استعمال کرتے ہوئے اس کو انتہاء تک پہنچا کر بری الذمہ ہو سکتا ہے۔ آپشن کنٹریکٹ کی انتہاء کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آپشن ہولڈر اپنا خرید اہو آپشن اس کے مقررہ تاریخ تک کی بقیہ مدت تک کیلئے کسی تیسرے فریق کو بیچ دے۔

آپشن رائیٹز کیلئے آپشن کنٹریکٹ ختم کرنے کا صرف ایک ہی ممکنہ طریقہ ہے وہ یہ اپنے بیچے ہوئے آپشن کو تنسیخ کی تاریخ سے پہلے کم پریمیم / قیمت پر واپس خرید لے لو اس طرح وہ اپنے اس عقد کو انتہاء تک پہنچا کے قابل ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے یہ مقررہ تاریخ تک متعلقہ اثاثے کی قیمت میں اتار چڑھاؤ کی رسک لینے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

Regulations:

(hull, 1999) نے کہا ہے کہ آپشن مارکیٹ کئی طریقوں سے مانیٹر کیا جاتا ہے، سٹاک ایکس چینجز اور آپشن کلسرنگ کارپوریشنز نے آپشن ٹریڈرز کے مختلف احوال کے اعتبار سے آپشن مارکیٹ کو چلانے کیلئے اپنے اپنے ضابطے وضع کئے ہیں، جس کے مطابق وہ اسی مارکیٹ کو چلانے کی نگرانی کرتے ہیں، عام طور پر آپشن مارکیٹ از خود کسی ریگولیٹری اتھارٹی کے تحت اپنا نظام چلانے کی رضامندی کا اظہار کرتا

خیار شرط اور خیاری مالی کے مابین جن چیزوں میں فرق ہے ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ فنانشل مارکیٹ میں مروج خیاری جہاں دیگر اثاثہ جات کیلئے نقصان سے بچنے کا آلہ ہے وہاں یہ بذات خود ایک قابل خرید و فروخت اثاثہ ہے جس کا باقاعدہ کاروبار کیا جاتا ہے، اس لئے اس کی اپنی ذاتی قدر کے ساتھ ٹائم ویلیو بھی ہوتی ہے جس کی تفصیل اسی مقالے میں اوپر بیان کی گئی ہے۔

البتہ شریعت کی نظر میں خیار شرط محض ایک حق ہے جس کا مشروط کرنا تو لازم ہوتا ہے، (الموسوعیۃ الفقھیۃ الکویتیۃ، ۱۹۹۶) لیکن اس کی بیع کسی بھی صورت میں جائز نہیں۔

ایسی عقود جن میں خیار درست ہو اور ایسی جن میں خیار درست نہ ہو خیار شرط اور فنانشل خیاری کی آپس کی مغایرات میں سے ایک چیز یہ ہے کہ خیاری مالی یعنی فنانشل خیاری ہر ایک اثاثے کی عقد میں فنانشل مارکیٹ کے مطابق درست ہے جب کہ خیار شرط کے بارے میں فقہاء کے ہاں کچھ تفصیل ہے جس کے مطابق بعض عقود میں ممکن ہے جب بعض میں درست نہیں۔

ذاتی قدر (انٹرنیٹیک ویلیو):

خیار شرط اور فنانشل خیاری کے مابین ایک فرق یہ بھی ہے کہ خیار شرط کی اپنی کوئی ذاتی قدر اور زمانی قدر نہیں ہوتی بلکہ یہ عقد بیع کے ذریعے ہونے والے سودے میں عاقد کو عدم مہارت کی بنیاد پر یا بیع میں موجود عیب کے بارے میں عدم علم کی بنیاد پر ممکنہ نقصان سے بچانے کا ایک آلہ ہے۔

جب کہ اس کے مقابلے فنانشل خیاری کی اپنی ذاتی ویلیو اور زمانی قدر بھی ہوتی ہے جس کی فنانشل آپشنز کی دونوں اقسام یعنی کال اور پٹ آپشنز میں اپنی تفصیلات ہیں جو اسی مقالے میں اوپر بیان کی گئی ہیں۔

(2) کاروباری لائحہ عمل

خیار شرط اور مالی خیاری کے درمیان جہاں اور کئی اشیاء کے لحاظ سے فرق ہے وہاں ایک فرق ٹریڈنگ سٹریٹیجی یعنی کاروباری لائحہ عمل کا بھی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ خیار شرعی بذات خود کوئی اثاثہ نہیں جس کی خرید و فروخت کی جائے اور اس میں نقصان سے بچنے یا زیادہ نفع حاصل کرنے کیلئے کوئی خاص کاروباری لائحہ عمل یعنی ٹریڈنگ سٹریٹیجی استعمال کی جائے۔

کرنے، ہر صورت میں ساقط ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی خیار شرط دوسرے فریق کی موجودگی اور عدم موجودگی میں ختم کیا جاسکتا ہے۔

فنانشل خیاری کا خیار شرط کیساتھ انتہاء اور خاتمے کی اسباب میں مماثلت

خیار شرط کی انتہاء اور خاتمے کی اپنی اسباب ہیں، ایسے ہی فنانشل خیاری کی بھی خاتمے کے اپنے اسباب اور طریقے ہیں، البتہ دونوں کی اسباب کے درمیان تھوڑا بہت فرق ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ خیار شرط کے انتہاء اور خاتمے کے پانچ ممکنہ اسباب ہیں جن میں سے پہلی چیز خیار شرط کا خیار والے فریق کی موت کی وجہ سے خاتمہ ہو جاتا ہے، خیار شرط عقد کو فسخ کرنے کی وجہ سے ختم ہو جاتا ہے، خیار شرط عقد کو جائز قرار دے کر ختم ہو سکتا ہے، خیار شرط کی مدت ختم ہو جانے سے بھی یہ خیار اپنی انتہاء کو پہنچتا ہے اسی طرح خیار شرط صاحب خیاری کی جنون یا بے ہوشی سے بھی ختم ہوتا ہے۔ جبکہ خیار الطلوع یعنی آپشن کنٹریکٹ کی تنسیخ اور ختم کرنے کے تین ممکنہ طریقے ہیں جن میں سے پہلا طریقہ یہ ہے کہ مقررہ تاریخ تک یعنی آپشن کی مدت ختم ہونے تک آپشن ہولڈر اس پر عمل درآمد نہ کرے بلکہ اس کی متعینہ تاریخ گزرنے تک اس کو رہنے دے، تو اس طرح آپشن کا معاملہ میبہ طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ دوسرا طریقہ آپشن کو ختم کرنے کا دوسرا ممکنہ طریقہ یہ ہے کہ اس پر عمل درآمد کیا جائے، یعنی آپشن ہولڈر نے جس مقصد کیلئے آپشن کو خرید اہود وہ کام عمل میں لائے۔ آپشن کنٹریکٹ کی انتہاء کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ آپشن ہولڈر اپنا خرید اہود آپشن اس کے مقررہ تاریخ تک کی یقینہ مدت تک کیلئے کسی تیسرے فریق کو بیچ دے۔

خیار شرط اور خیار الطلوع کے مابین مغایرات

شرعی خیار اور فنانشل خیاری کی جہاں مذکورہ بالا امور میں مماثلت ہے وہاں ان کے مابین درج ذیل چیزوں کے درمیان مغایرت اور فرق پایا جاتا

ہے، مغایرات کا مطلب یہاں پر یہ ہے کہ وہ امور جو کسی ایک نوع کے خیار میں موجود ہوں جب کہ دوسری قسم میں موجود نہ ہو، آنے والی سطور میں ان کو قدرے تفصیل کیساتھ ذکر کیا جا رہا ہے۔

(1) نفس خیاری کی خرید و فروخت

1:- خیار جس میں عقد کے وقت ہی ایجاب اور قبول ہو جاتے

ہیں، جس میں عقد کا مورد بیچنے یا خریدنے کا حق ہوتا ہے۔

2:- متعلقہ (انڈر لائننگ) اثاثوں کی خرید یا فروخت، جس میں

صرف ایجاب (پیشکش) موجود ہوتا ہے مثلاً کال آپشن کی صورت میں آپشن بیچنے والے کی طرف سے خاص تاریخ تک متعین قیمت پر

کسی اثاثے کی فروختگی (جو بسا اوقات آپشن بیچنے والے کی ملکیت میں موجود نہیں ہوتے) طے ہوتی ہے البتہ آپشن ہولڈر اسی تاریخ تک

اگر فائدہ دیکھتا ہے ہے تو انہی اثاثوں کو اسی آپشن بیچنے والے سے

خریدتا ہے اور کبھی اپنے اس اختیار کو (جو درحقیقت خیار قبول

ہے) استعمال نہیں کرتا اور بسا اوقات آپشن ہولڈر اسی شرائط پر

آگے کسی تیسرے بندے کے ہاتھ فروخت کرتا ہے، ایسے ہی پٹ

آپشن کی صورت میں آپشن بیچنے والا طے شدہ قیمت پر مقررہ تاریخ

تک کسی اثاثے کو خریدنے کی پیشکش کرتا ہے جس کے نتیجے میں آپشن

ہولڈر کو اسی تاریخ تک متعلقہ اثاثے اس کو بیچنے کا اختیار ہوتا ہے جو

حقیقت میں خیار قبول ہے جس کو آپشن ہولڈر اپنی چاہت کے مطابق

کبھی استعمال کرتا ہے اور کبھی نہیں کرتا۔

نتائج بحث:

خطرات کے انتظام کے طور پر جو مالی مشتقات یعنی ڈیراویٹیوز

استعمال ہو رہی ہیں، ان کی اقسام میں سے فنانشل آپشن کا بغور مطالعہ

کرنے کے بعد جو خلاصہ نکلتا ہے وہ یہ ہے کہ:

1:- اختیار کا حق خود مبیع اور معقود علیہ ہوتا ہے

2:- اختیار کا حق کسی تیسرے فریق کو فروخت کیا جاتا ہے

3:- آپشن کے ساتھ منسلک اثاثے اور شمیرز جو بسا اوقات آپشن

بیچنے والے کی ملکیت میں نہیں ہوتے، وہ معقود علیہ یعنی مبیع ہوتے ہیں

آپشن اور عقد بیع میں معقود علیہ

شریعت میں عقد بیع میں مبیع اور معقود علیہ کا مال مقوم یا اس کے

ساتھ منسلک مفید حق ہونا ضروری ہے جب کہ فنانشل آپشن میں

آپشن ہولڈر کو خریدنے یا بیچنے کا صرف حق بیچا جاتا ہے اور حقوق میں

سے حق محض کی خرید و فروخت درست نہیں۔

بسا اوقات فنانشل خیارات کو بیع عربون پر قیاس کرتے ہوئے جائز

سمجھا جاتا ہے اگر بذات خود اس کے جواز اور عدم جواز میں فقہاء کا

جب فنانشل مارکیٹ میں مروج خیار یعنی فنانشل آپشن جہاں دیگر

اثاثات کی خرید و فروخت میں نقصان سے بچنے کا ذریعہ اور وسیلہ

ہے وہاں یہ بذات خود ایک قابل خرید و فروخت اثاثہ ہے اس لئے

اس کی خرید و فروخت کرتے وقت کسی خاص لائحہ عمل کو اپنانے کی

ضرورت ہوتی ہے جس کو اس کی ٹریڈنگ سٹریٹیجی کہا جاتا ہے،

(3) آپشن اور مارجن اکاؤنٹ

خیار شرط اور فنانشل خیار کے مابین جن چیزوں میں مغارت ہے ان

میں سے ایک چیز یہ ہے کہ فنانشل آپشن کا کاروبار کرنے کیلئے مارجن

اکاؤنٹ رکھنا ضروری ہے۔

جب کہ دوسری طرف خیار شرعی محض ایک رسک مینجمنٹ ٹول

ہے اس کی اپنی خرید و فروخت نہیں ہوتی اس لئے نہ تو اس کیلئے کسی

خاص کاروباری لائحہ عمل کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں کسی

مارجن اکاؤنٹ کی ضرورت ہوتی ہے جس سے بوقت ضرورت انوسٹریا

بروکر کو نقصان سے بچایا جاسکے۔

(4) ریگولیٹری اتھارٹی

چونکہ خیار مالی ایک قابل تبادلہ یعنی ٹریڈ ایبل اثاثہ ہے اس لئے اس

کو باقاعدہ منظم طریقے سے نگرانی کرنے والے ادارے اور اتھارٹیز

ہوتی ہے

اس لحاظ سے فنانشل آپشن شرعی خیارات سے ممتاز ہیں کیونکہ اس

کی خرید و فروخت ہی درست نہیں۔

فنانشل آپشن (خیار الطلب) کا حکم کیلئے جائزہ:

خیار شرط ایک شرعی خیار ہے جس کو شارع نے لوگوں کی آسانی

کیلئے متعارف کیا ہے۔ جبکہ فنانشل آپشن میں سے خیار الطلب کا شرعی

حکم معلوم ہونا ضروری ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ فنانشل آپشن میں

معقود علیہ یعنی مبیع "خریدنے یا بیچنے کا حق" ہوتا ہے، ان آپشن کے

ساتھ منسلک (انڈر لائننگ) اثاثے آپشن کنٹریکٹ میں معقود علیہ اور

مبیع نہیں ہوتے، ایسے ہی اسی عقد میں بیچنے یا خریدنے کے حق کے

بدلے میں جو قیمت ادا کی جاتی ہے اس کا متعلقہ (انڈر لائننگ) اثاثوں

کی قیمت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

غرض یہ ہے کہ اس عقد کی بنیاد پر دو چیزیں سامنے آتی ہیں:

چیز نہ بیچ، جو تیرے پاس نہ ہو۔ اس حدیث کی روشنی میں غیر مملوک چیز کی بیچ کرنا منع ہے، لہذا آپشنز کی عدم جواز کی جہاں اور وجوہات ہیں وہاں ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں غیر مملوک چیز کی بیچ ہوتی ہے جو ناجائز ہے۔

کتابیات

- Darskuvieni, V. (2012). Financial Market. Jerusalem: Vytautas University.
- Don, M. C. (2002). Analysis of Derivatives for the CFA Program. Washington: AIMR.
- Guy, C. (2015). Options Made Easy. New Jersey: FT Press.
- hull, J. C. (1999). Options, Futures and other Derivatives. Washington: Pearson education international.
- Ibne Abedeen, M. A. (1252A.H). Rāddul Muhtār Aalā Durel Mukhtar, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-4.
- Ibne Muflih, M. i. (763A.H). Kitāb ul foro'. (Beirut: Mosas-tul-Risala) Vol-6
- Mulla Khesro, M. i. (885A.H). Dorar ul Hukaam, (Cairo: al-Maktaba-ul-Kubrā al-Amīrah), Vol-2
- Roy, E. B. (2016). The economics of financial markets. (London: Cambridge University Press)
- Al-Ashāt, Abū Da'wod, (275H), *Sūnan Abi Da'wod, chapter Wahab ul Mehdi* (Beirut: Dār al-Fikr, Al-Maktaba-tul-Aserīa)
- Al-Hajjaj, Abū Muslim, (199), *Sāhi Muslim, chapter Meraj-Dodkhuyon Ka Bian*, (Beirut: Dār al-Ahya-al-Tarath-al-Arābī), Vol-3
- Jamat-ul-Ulema, (199), *al-Moso'āt-al-faqīh-al-Kawaītiā*, (Kawait: The Ministry of Awqāf and Islamic Affairs), Vol-2
- Sharaf, A. Y., (474H), *Al-Majmoa Sharāh al-Madhāhab*, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-9
- Aabdīn, A., (1252 H), *Rād-al-Muhtar Ala Dār-al-Muhtar*, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-4
- Urfah, al-Dasuqī A., (1230 H), *Hāshi'ya al-Dāsu'qī*, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-3
- Ali, A. B., (850 H), *Nee'l-ul-Aotār*, (Cairo: Dar-ul-Hadith), Vol-5
- Ali, A. B., (843 H), *Tabīyyen-al-Hāqaīq Sharah ul-Dāqa'iq*, (Cairo: al-Maktaba-ul-Kubrā al-Amīrah), Vol-4
- Umar, al-Bajermī A., (1221 H), *Tūhfa-tul-Habīb Ala Shārah-ul-Khātīb*, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-3
- Janat-ul-Ulema, (1245 H), *Al-Fatawā-ul-Hīndiyā*, (Beirut: Dār al-Fikr), Vol-3

اختلاف ہے، لیکن پھر بھی بیع عربون کی جواز پر قیاس کرتے ہوئے بھی خیارات مروجہ یعنی فنانشل خیارات اور بیع عربون میں فرق ہے وہ اس طور پر کہ بیع عربون میں معقود علیہ کوئی اثاثہ یعنی کوئی واقعی قابل فروخت چیز ہوتی ہے جب کہ فنانشل خیارات میں معقود علیہ خریدنے یا بیچنے کا حق ہوتا ہے جو شریعت میں قابل فروخت چیز نہیں، ایسے ہی بیع عربون میں بیعانہ یعنی ایڈوانس ادائیگی یہ بیع کی قیمت کا حصہ ہوتا ہے۔ (نیل الاوطار، ۱۲۵۰ھ) جب کہ عقد خیاری مالی میں خیاری قیمت اسی اثاثے کی قیمت کا حصہ نہیں ہوتا جس کی خریداری مستقبل میں متوقع ہوتی ہے، لہذا فنانشل خیارات کی بیع کا جواز بیع عربون پر قیاس کرنا درست نہیں۔

فنانشل آپشنز کا کسی تیسرے فریق کو فروخت کرنا

مذکورہ بالا وضاحت سے جب یہ بات سامنے آگئی کہ فنانشل کا بیچنا یہ خریدنے یا بیچنے کے حق کی ایجاب (پیشکش) ہوتی ہے اور اس کا قبول کرنا خیاری قبول کہلاتا ہے جس میں میراث جاری نہیں ہوتی یعنی یہ خیاری وارث کو بطور میراث منتقل نہیں ہوتا اس لئے کہ خیاری قبول یہ ایک ذاتی اور شخصی چیز ہے کیونکہ یہ عاقد کے ارادے اور چاہت کا نام ہے (الفتاویٰ الہندیہ، ۱۲۴۵ھ)۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جب خیاری قبول بطور میراث وارث کو منتقل نہیں ہوتا جو ایک غیر اختیاری معاملہ ہے تو اختیاری صورت میں (چاہے مقابلے میں عوض ہو یا نہ ہو) بطریق اولیٰ منتقل نہیں ہوتا، اس لئے فنانشل آپشنز کا کسی تیسرے فریق کو فروخت کرنا شرعی لحاظ سے درست نہیں۔

خیاری اطلب / کال آپشن اور عدم ملکیت کے باوجود اثاثہ جات کی بیع یا پیشکش

کال آپشن کی صورت میں آپشن بیچنے والے کی ملکیت میں کبھی متعلقہ اثاثے موجود نہیں ہوتے جن کی وہ پیشکش کرتا ہے اور کبھی موجود ہوتے ہیں، البتہ اسی میدان کے ماہرین یہ کہتے ہیں کہ اکثر وہ غالب حالات میں متعلقہ اثاثے آپشن بیچنے والے کی ملکیت میں موجود نہیں ہوتے، حالانکہ وہ اسی غیر موجود چیز کی بیع کی پیشکش کر رہا ہوتا ہے جو شریعت کی نظر میں درست نہیں، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: لا بیع ما لیس عندک (سنن ابی داؤد، ۲۷۵۷ھ) (ترجمہ: وہ

- Muhammad, A. B., (1432 H), Al-Mūamlāt-ul-Maliyā:
Asālat-ul-Mūa'sār, (Riaz: Maktaba-tul-Malk
Fahad), Vol-4
- Mūfleh, A. M., (743 H), Kītab-ul-Farqe, (Beirūt:
Mosas-tul-Risala), Vol-4
- Yousef, al-Mawaqae M. B., (897 H), Al-Taa'j-ūl-
Qālel, (Beirūt: Dār al-Maktab-tul-Almīa), Vol-4
- Younis, al-Bahūti M. B., (1051 H), Kashāf-ul-Qa'nāe,
(Beirūt: Dār al-Maktab-tul-Almīa), Vol-3